۳۵۔ پیری مریدی

اس عقیدے کے بارے میں 3 آیتیں اور 7 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

پیری مریدی کا فائدہ

پیر مخلص ہو، مرید کو نیک انسان بنانے کی تڑپ ہو اور خود بھی نیک انسان ہو تو اس سے مرید کو فائدہ ہوتا ہے، وہ بھی نیک انسان بن جاتا ہے، جیسے استاد اچھا ہو، مخلص ہو اور اچھی طرح پڑھاتا ہو تو اس سے شاگرد بہت اچھا نکلتا ہے، اسی طرح پیر کا حال ہے۔

لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ مرید میں بھی نیکی حاصل کرنے کی صلاحیت ہو، اور وہ نیک بننے کے لئے پوری محنت کرتا ہو، تب وہ نیک بنتا ہے، ورنہ خالی رہ جاتا ہے

اسی شاگردی میں آنے کے لئے پیر کے ہاتھ پر عہد کرتے ہیں کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کی نصیحت مانوں گا اور شریعت پر پابندی سے عمل کروں گا، اسی عہد کا نام بیعت ہے۔

پیر اپنے مرید کو یہ چار فائدے دے سکتے ہیں

حضور ﷺ کو ان چار کاموں کے لئے بھیجا گیا ہے، ایک پیر کا بھی یہی کام ہے کہ اپنے مرید کو یہ چار کام سکھلائے

[۱] امت کے سامنے قرآن پڑھے،

[۲] انکو قرآن سکھلائے

[۳] حکمت سکھلائے

[۴] ،اور تزکیہ کرے ۔

اس کے لئے آتیں یہ ہیں

1۔ھو الذی بعث فی الامیئن رسولا من انفسھم یتلوا علیھم آیاتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب و الحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین (آیت۲،سورۃ الجمعۃ۶۲)

۔ترجمہ۔وہی ہے جس نے امی لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول کو بھیجا جو انکے سامنے اس کی آیتوں کی تلاوت کریں ، اوران کو پاکیزہ بنائیں ، اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیں ، جبکہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے

2۔ربنا و ابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتک و یعلمھم الکتاب و الحکمۃ و یزکیھم ۔(آیت ۱۲۹،سورت البقرۃ ۲)

۔ترجمہ۔اور ہمارے پروردگار! ان میں ایک ایسا رسول بھی بھیجنا جو انہیں میں سے ہو، جو انکے سامنے تیری آیتوں کی تلاوت کرے، انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاکیزہ بنائے۔

اس آیت میں ہے کہ حضورؐ کو چار کام کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔[۱] قرآن کی تلاوت کرنے کے لئے[۲] قرآن سکھلانے کے لئے،[۳]حکمت سکھلانے کے لئے[۴]اور تزکیہ کرنے کے لئے،
پیر صاحب اچھے ہوں تو یہی چار کام وہ سکھلاتے ہیں،اور مرید کو یہی فائدہ ہوتا
یہاں تفسیر ابن عباس میں تزکیہ کا معنی کیا ہے، کہ پیر صاحب ،توحید سمجھا کر شرک سے بچانے کی کوشش کریں گے،اور توبہ کروا کر گناہ سے بچانے کی کوشش کریں گے ۔۔یزکیھم کا یہی مطلب ہے۔
یہ مطلب نہیں ہے کہ پیر صاحب کوئی خاص قسم کی دل کی صفائی کر دیں گے، جیسا کہ بعض حضرات سمجھتے ہیں ، اگر ایسا ہوتا تو پیر صاحب پہلے اپنی اولاد کا تزکیہ کر لیتے اور ہر پیر کا بیٹا ولی کامل ہوتا ، حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے پیر کی اولاد ناکارہ،اور نااہل ہوتی ہے
تفسیر ابن عباس کی عبارت یہ ہے

۔ ﴿و یزکیھم ﴾یطھرھم بالتوحید من الشرک ، و یقال بالزکاۃ و التوبۃ من الذنوب ، ای یدعوھم الی ذالک (تفسیر ابن عباس،آیت۲،سورہ الجمعۃ۶۲)

ترجمہ۔لوگوں کو پاک کرتے ہیں،یعنی توحید کے ذریعہ شرک سے پاک کرتے ہیں،بعض حضرات نے یہ بھی فرمایا کہ، زکوۃ کا مطلب یہ ہے کہ گناہوں سے توبہ کرواتے ہیں ،توبہ کرنے کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں

اس تفسیر میں ہے کہ توحید کے ذریعہ مریدوں کو شرک سے پاک کرنے کی کوشش کریں گے،اور گناہوں سے توبہ کروانے کی کوشش کریں گے۔اس لئے یہ مطلب نہیں ہے کہ دل کی کوئی خاص قسم کی صفائی کریں گے۔

اور یہ شرک سے تزکیہ بھی اس وقت ہوتی ہے جب خود مرید میں صلاحیت ہو اور خود بھی شرک سے بچنے کی محنت کرے،اگر وہ محنت نہ کرے تو پیر صاحب لاکھ سر مارے کچھ نہیں ہوتا۔

پیر خدا ترس ہو تو اس کا زیادہ اثر پڑتا ہے

1۔ان اسماء بنت یزید انها سمعت رسول الله ﷺ یقول : الا ینبأکم بخیارکم ؟ قالوا بلی یا رسول الله قال خیارکم الذین اذا رؤوا ذکر الله عز و جل ۔(ابن ماجۃ شریف، کتاب الزہد، باب من لا یؤبہ لہ، ص۶۰۱، نمبر ۴۱۱۹)

ترجمہ۔ میں نے حضور ؐ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ، تم میں سے اچھے کون ہیں اس کی خبر دوں؟ لوگوں نے کہا، ہاں یا رسول اللہ!، آپ ؐ نے فرمایا، تم میں سے اچھے وہ لوگ ہیں کہ جب ان کو دیکھو تو خدا یاد آ جائے

اس حدیث میں ہے کہ جسے دیکھ کر خدا یاد آئے، وہ اچھے لوگ ہیں، اس لئے پیر ایسا اللہ والا ہو جس کو دیکھ کر خدا یاد آئے۔ اور اگر پیر کی شان وشوکت دیکھ کر دنیا یاد آنے لگتی ہے تو، یا اس کی مکاری کو دیکھ کر آپ کا جی گھبراتا ہے تو اس پیر کے پاس بیٹھ کر آپ کو کیا ملے گا

اس حدیث میں ہے کہ نیک لوگ ہو تو اس کے پاس بیٹھنے اس کا اثر پڑتا ہے کہ آخرت میں جی لگنے لگتا ہے، اور بدکار آدمی ہو یا مکار پیر ہو تو اس کے پاس بیٹھنے سے اس کا بھی اثر پڑتا ہے کہ دنیا داری میں جی گنے لگتا ہے

حدیث یہ ہے

2۔ سمعت ابا بردہ بن ابی موسی عن ابیہ ؓ قال قال رسول الله ﷺ مثل الجلیس الصالح و الجلیس السوء کمثل صاحب المسک و کیر الحداد ، لا یعدمک من

صاحب المسک اما تشتریہ او تجد ریحہ ، و کیر الحداد یحرق بیتک ، او ثوبک ، او تجد منہ ریحا خبیثۃ ۔(بخاری شریف، کتاب البیوع، باب فی العطار وبیع المسک ، ص ۳۳۸، نمبر ۲۱۰۱ رمسلم شریف، کتاب البر والصلۃ ، باب استحباب مجالسۃ الصالحین ومجانبۃ قرناء السوء، ص ۱۱۴۶، نمبر ۲۶۲۸ ۲ نمبر ۶۶۹۲)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا کہ نیک بیٹھنے والے اور برے بیٹھنے والے کی مثال ایسی ہے، جیسے مشک والا ،اور لوہار کی بھٹی، مشک والے سے آپ کو کچھ نہ کچھ ملے گا ہی ،، یا اس سے مشک خریدیں گے، یا اس کی خوشبو تو ضرور ملے گی ،اور لوہار کی بھٹی یا آپ کا گھر جلائے گی، یا آپ کا کپڑا جلائے گی، یا اس کی بدبو ضرور ملے گی

اس حدیث میں ہے کہ نیک لوگوں کا اور برے لوگوں کا اثر پڑتا ہے

ان احادیث سے پتہ چلا کہ پیر صاحب اچھے ہوں اور مخلص ہوں ،اور ان سے فائدہ حاصل کرنے والا بھی مخلص ہو اور لگن کے ساتھ حاصل کرے تو اس سے اوپر کے چار فائدے،اور چار فیض حاصل ہوتے ہیں

دنیا طلب کرنے کے لئے پیر بنانا، یا مرید بنانا اچھی بات نہیں ہے

اس کے لئے یہ حدیث ہے

3۔سمعت ابا ھریرۃؓ یقول قال رسول اللہ ﷺ ثلاثۃ لا ینظر اللہ الیھم یوم القیامۃ و لا یزکیھم و لھم عذاب الیم .....و رجل بایع امامہ لا یبایعہ الا لدنیا فان اعطاہ منھا رضی و ان لم یعطہ منھا سخط ....ثم قرأ ﴿ان الذین یشترون بعھد اللہ و ایمانھم ثمنا قلیل﴾ ا[آیت ۷۷،سورت آل عمران۳)۔(بخاری شریف، کتاب المساقاۃ باب اثم من منع ابن السبیل من الماء، ص ۳۷۹،نمبر ۲۳۵۸)

ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین آدمیوں کی طرف اللہ نہیں دیکھیں گے، اور نہ اس کو پاک کریں گے، اور اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔۔ایک آدمی جس نے اپنے امام سے بیعت کی، اور صرف دنیا کمانے کے لئے بیعت کی، اگر امام نے دیا تو اس سے راضی ہوگیا، اور اگر نہیں دیا تو اس سے ناراض ہوگیا۔۔۔پر حضور ؐ نے یہ آیت پڑھی، جس کا ترجمہ یہ ہے۔جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں سے تھوڑا سا مال خریدتے ہیں۔الخ۔

اس حدیث میں ہے کہ دنیا کے لئے جو بیعت کرتا ہے اللہ قیامت کے روز اس کی طرف، رحمت کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے، اور نہ اس کو پاک کریں گے، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

اس دور میں کچھ لوگوں نے مرید کرنا بھی ایک دھندھا بنالیا ہے، مالدار مریدوں سے خلافت اور مریدی کے نام پر بہت لوٹتے ایسے پیروں سے چوکنا رہنے کی ضرورت ہے، یہ دین کے لئے اور تربیت دینے کے لئے مرید نہیں بناتے بلکہ پیسہ کمانے کے لئے پیری مریدی کی جال بچھاتے ہیں۔ایسے پیروں سے

بچنا چاہئے۔

اس دنیا میں اچھے پیر بھی ہیں جو لوگوں کی تربیت کرتے ہیں، میرے ایک استاذ تھے جو پیر تھے، وہ ہم لوگوں کو الٹا پیسہ دیا کرتے تھے، اور بہت مخلص تھے، ایک عظیم مفتی ہونے کے باوجود پوری زندگی فقرو فاقہ میں گزاردی۔ میں آج تک ان سے متأثر ہوں۔

میری زندگی میں دو تین پیر ایسے ہی آئے جنہوں نے پوری زندگی فقرو فاقہ میں گزاری، اور مریدوں کی تربیت میں کوشاں رہے، فللہ الحمد

میں کسی سے نفرت کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کو خرافات سے بچانے کے لئے یہ سب لکھ رہا ہوں، آپ میرے تجربے سے فائدہ اٹھائیں۔

بیعت کی چار قسمیں ہوتی ہیں

[۱] ایمان پر برقرار رہنے کے لئے بیعت کرنا

[۲] جہاد کے لئے بیعت کرنا

[۳] خلافت کے لئے بیعت کرنا۔

[۴] اعمال صالحہ کرنے کے لئے ،اوراس میں ترقی کرنے کے لئے بیعت کرنا

[۱] ایمان پر برقرار رہنے کے لئے اوراعمال صالحہ کے لئے بیعت کرنا

3۔اس کے لئے یہ آیت ہے۔**یا ایھا النبی اذا جآئک المومنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن و لا یزنین و لا یقتلن اولادھن و لا یاتین ببھتان یفترینہ بین ایدھن و ارجلھن و لا یعصینک فی معروف فبایعھن و استغفرلھن اللہ ان اللہ غفور رحیم** ۔(آیت۱۲،سورت الممتحنۃ ۶۰)

ترجمہ۔اے نبی جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کے لئے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہیں مانیں گی ،اور چوری نہیں کریں گی ،اورزنا نہیں کریں گی ،اوراپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی ،اورنہ کوئی ایسا بہتان باندھیں گی جوانھوں نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑ لیا ہو،اورنہ کسی بھلے کام میں تمہاری نافرمانی کریں گی ،توتم انکو بیعت کرلیا کرو،اوران کے حق میں اللہ سے مغفرت کی دعا کیا کرو، یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بہت مہربان ہے

اس آیت میں حضورؐ سے نیک اعمال کرنے پر بیعت لینے کے لئے کہا گیا

[۲] جہاد کرنے کے لئے بیعت کرنا، اس کے لئے یہ آیتیں ہیں

4۔ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ و من اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما ۔(آیت ۱۰، سورت الفتح ۴۸)

ترجمہ۔اے رسول جولوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں وہ حقیقت میں اللہ سے بیعت کر رہے ہیں، اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھوں پر ہے، اس کے بعد جو کوئی عہد توڑے گا، اس کا وبال اسی پر پڑے گا، اور جو کوئی اس عہد کو پورا کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے، تو اللہ زبردست ثواب عطا کرنے والا ہے

5۔لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم و اثابھم فتحا قریبا ۔(آیت ۱۸، سورت الفتح ۴۸)

ترجمہ۔یقیناً اللہ ان مومنوں سے بڑا خوش ہوا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے، اور ان کے دلوں میں جو کچھ تھا وہ بھی اللہ کو معلوم تھا، اس لئے ان پر سکینت اتار دی، اور ان کو انعام میں ایک قریبی فتح عطا فرمادی۔

ان دونوں آیتوں میں جہاد پر بیعت کرنے کا ذکر ہے۔

[۳] خلافت کے لئے بیعت کے لئے صحابی کا یہ عمل ہے

4۔فحمد اللہ ابو بکر و اثنی علیہ ......فقال عمر بل نبیعک انت سیدنا و خیرنا و احبنا الی رسول اللہ ﷺ، فاخذ عمر بیدہ فبایعہ و بایعہ الناس ۔(بخاری شریف، کتاب فضائل الصحابۃ باب، ص ۶۱۶، نمبر ۳۶۶۸)

ترجمہ۔حضرت ابو بکرؓ نے اللہ کی حمد وثنا کی ۔۔۔حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ ہمارے سردار ہیں، ہم میں سے اچھے ہیں، حضورؐ کو آپ بہت محبوب تھے، یہ کہہ کر حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کا ہاتھ پکڑا، اور ان سے بیعت کر لی، پھر لوگوں نے بھی حضرت ابو بکرؓ سے بیعت کی

اس حدیث میں خلافت پر بیعت کرنے کا ثبوت ہے۔

[۴] اعمال صالحہ کرنے کے لئے، اوراس میں ترقی کرنے کے لئے بیعت کرنا

5۔سمعت جریر بن عبد اللہؓ یقول بایعت رسول اللہ ﷺ علی شھادة ان لا الہ الا اللہ ، و ان محمد رسول اللہ و اقامة الصلاة و ایتاء الزکوة و السمع و الطاعة و النصح لکل مسلم ۔ (بخاری شریف کتاب البیوع، باب ھل یبیع حاضر لباد بغیر اجر،ص ۳۴۵، نمبر ۲۱۵۷)

ترجمہ۔حضرت جریر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور ان باتوں پر بیعت کی، **شھادة ان لا الہ الا اللہ ، و ان محمد رسول اللہ** ،اور نماز قائم کروں، زکوۃ دوں، حضور کی بات سنوں، ان کی اطاعت کروں، اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کروں

اس حدیث میں ہے کہ اعمال صالحہ کرنے کے لئے حضورؐ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی

حضورؐ عورتوں سے بیعت کرتے تھے لیکن انکے ہاتھ کو نہیں چھوتے تھے،

حضورؐ عورتوں سے بیعت کرتے تھے انکے ہاتھ کو نہیں چھوتے تھے، پردے میں رہ کر بیعت کرتے تھے ،اس کے لئے یہ حدیث ہے

6۔عن عائشة زوج النبی ﷺ..... قالت عائشة فمن اقر بهذ الشرط من المومنات فقد اقر بالمحنة، فكان رسول الله ﷺ اذا اقررن بذالک من قولهن قال لهن رسول الله ﷺ انطلقن فقد بايعتكن ، لا و الله ما مست يد رسول الله ﷺ يد امراة قط غير انه بايعهن بالكلام ، و الله ما اخذ رسول الله على النساء الا بما امره الله ،يقول لهن اذا أخذ عليهن قد بايعتكن كلاما ۔(بخاری شریف، کتاب الطلاق، باب اذا اسلمت المشرکۃ اوالنصرانیۃ تحت الذمی اوالحربی، ص۹۴۵،نمبر ۵۲۸۸)

ترجمہ: حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں، مومن عورتوں میں سے جو آیت کی شرطوں کا اقرار کر لیتی تو گویا کہ اس نے امتحان دینے کی باتوں کا اقرار کرلیا، عورتیں جب باتوں سے ان چیزوں کا اقرار کر لیتیں، تو حضورؐ کہتے، تم لوگ چلے جاؤ، میں نے تم سے بیعت کر لی ہے،، خدا کی قسم حضور ؐ کے ہاتھ نے کسی عورت کا ہاتھ کبھی نہیں چھویا، صرف بات سے ہی بیعت کرلیا کرتے تھے، اللہ نے جتنا حکم دیا تھا، حضورؐ عورتوں کے ساتھ اتنا ہی معاملہ کرتے، حضور جب عورتوں سے بیعت لیتے تو یہی کہتے، میں نے بات [کلام] سے ہی تم سے بیعت کر لی ہے

اس حدیث میں ہے کہ عورتوں سے صرف کلام سے بیعت کی اس کا ہاتھ نہیں چھویا۔

آج کل دیکھا جا رہا ہے کہ مریدہ عورت پیر کے سامنے بے محابہ بیٹھی ہوئی ہے، اور بے پردگی کے وہ سارے کھیل کرتے ہیں جو نہیں ہونی چاہئے، اس سے ہر حال میں بچنا چاہئے

پیر صاحب آپ کو کوئی معنوی فیض دے دیں گے ایسا نہیں ہے

بعض پیر حضرات یہ تأثر دیتے رہتے ہیں کہ میری خدمت کروگے تو میں تمہیں کوئی معنوی فیض دے دوں گا اور مرید اس کے حاصل کرنے کے لئے برسوں خدمت میں لگا رہتا ہے اور وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں، لیکن یاد رہے کہ یہ معنوی چیز دینے کا واقعہ حدیث میں صرف ایک مرتبہ ہے جو معجزہ کے طور پر تھا، اس کے بعد پھر صادر نہیں ہوا۔۔۔ ورنہ ہر پیر اپنی اولاد کو یہ فیض پہلے دے دیتا۔

7۔حدیث یہ ہے۔**عن ابی ھریرۃؓ .... و قال النبی ﷺ یوما لن یبسط احد منکم ثوبه حتی اقضی مقالتی ھذہ ثم یجمعه الی صدرہ فینسی من مقالتی شیئا ابدا ، فبسطت نمرۃ لیس علی ثوب غیرھا ، حتی قضی النبی ﷺ مقالته ثم جمعتھا الی صدری فو الذی بعثه بالحق ما نسیت من مقالته تلک الی یومی ھذا** ۔(بخاری شریف، کتاب الحرث والمزارعۃ، باب ماجاء فی الغرس، ص ۳۷۷، نمبر ۲۳۵۰)

ترجمہ۔حضور پاک ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ،،کوئی اپنا کپڑا پھیلائے تا کہ اس میں اپنی کوئی بات کہہ دوں اور اس کو اپنے سے لگا لے تو کبھی وہ میری بات نہیں بھولے گا، پس میں نے اپنی ایک چادر پھیلا دی، میرے پاس اس کے علاوہ تھی بھی نہیں، حضور ﷺ نے اپنی بات اس میں کہی، پھر اس چادر کو اپنے سینے پر چپکا لیا، پس قسم اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث کیا، آپ کی کوئی بات ابھی تک نہیں بھولی۔

یہ حدیث معجزہ کے طور پر ہے، ہمیشہ یہ بات نہیں تھی، ورنہ بار بار حضورؐ یہ فیض دیتے

اس عقیدے کے بارے میں 3 آیتیں اور 7 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں